بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بہارِ فردوس

نتیجۂ فکر

مولانا الشاہ محمد تبارک الحسن تبارکؔ نوری ابوالعلائی تیغی اشرفی
بانی ومہتمم دار العلوم تیغیہ حبیبیہ
وخانقاہِ قادریہ، یوسف پور، لعل گنج، ویشالی (بہار)

ناشر

صوفی الحاج الشاہ عبدالوحید صاحب رضوی تیغی، بھوانی پٹنہ، اڑیسہ
عاشق حضور تیغ علی جناب عبدالستار صاحب تیغی، سعداللہ پور، ویشالی، بہار

نام کتاب : بہارفردوس
نام شاعر : تبارک الحسن تبارکؔ ویشالوی
مرتب : خطیب اہلِ سنت حضرت مولانا محمد انوارالحسن علیمی
صدرالمدرسین، دارالعلوم تیغیہ حبیبیہ، یوسف پور، لعل گنج، ویشالی (بہار)
نظرِ ثانی : استاذالشعرا حضرت فرحتؔ صابری رضوی، سیتامڑھی
فرمائش : نعمت اسلامپوری، عنبر مظفرپوری، صدف رتن پوری
محشر اسلامپوری، حافظ محمد عظمت اللہ حسن، مولانا محمد نصراللہ
جناب ضیا شبنم و جناب ہمدم ویشالوی
اشاعت اول: جنوری ۲۰۱۶ء
اشاعت دوم: جون ۲۰۱۷ء
ہدیہ : ۲۰/روپے

ملنے کے پتے

فیضی کتاب گھر مہسول چوک، سیتامڑھی۔ غوثیہ بکڈپو گئوشالہ چوک سیتامڑھی
حق اکیڈمی، مبارک پور۔ زم زم اکیڈمی مبارک پور۔
دینی کتاب گھر راجوپٹی، سیتامڑھی۔
رضا بک سیلر کمپنی باغ مظفرپور۔

فہرست

شرف انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو اپنے انتہائی شفیق اور محبت کرنے والے محترم والدینِ کریمین مرحوم حدیث القادری اور مرحومہ حبیبہ خاتون کے نام منسوب کرتا ہوں جو اِس دارِ فانی سے حیاتِ جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ کاش وہ دونوں اپنی نگاہوں سے علم کا یہ حسین شگفتہ گلاب بھی دیکھ لیتے۔

اللہ رب العزت اپنے پیارے حبیب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل ان کی قبروں کو رحمت و انوار کے حسین و جمیل پھولوں سے بھر دے۔

"آسماں اُن کی لحد پر شبنم افشانی کرے"

طالبِ دعا:
احقر العباد تبارک میاں قادری غفرلہٗ الباری

تقریظ جمیل

اللہ رب العزت جل شانہ وعم نوالہ کی حکمت عالیہ وقدرت کاملہ سے کاروبار ہستی ایک مکمل و مستحکم نظام عمل کے تحت رواں دواں ہے۔ اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں، سب میں کوئی نہ کوئی راز یقیناً مضمر ہے۔ اس نے بے شمار مخلوقات ارضی وسماوی کی تخلیق فرمائی، اب اس کی عظمت و کبریائی کے ترانے اپنی اپنی آواز اور اپنے اپنے انداز میں گنگنا رہے ہیں۔ جملہ مخلوقات و موجودات میں اس نے سب سے پہلے جس کی تخلیق فرمائی اسے حدیث قدسی میں اس طرح بیان کیا گیا "اول ما خلق الله نوری" یعنی سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ ایک جگہ اپنے کلام بلاغت نظام میں اس طرح فرمایا: "لقد من الله على المؤمنين اذبعث فيهم رسولا" تحقیق کہ اللہ نے بندوں پر احسان فرمایا کہ انھیں میں سے ایک رسول کو بھیجا، یعنی اسکا محبوب ہی باعث تخلیق کائنات وفخر موجودات ہے۔ اس کی رضا وخوشنودی اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل اتباع پر موقوف ومنحصر ہے۔ تو اب جو کوئی اس کی رحمت کاملہ سے قریب وہمکنار ہونا چاہے اسے "قل إن كنتم تحبون الله فا اتبعوني يحببكم الله" کے آفاقی پیغام پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔ بغیر اس کے اس کا کوئی عمل باب اجابت سے نہیں ٹکرا سکتا، اس کے محبوب کے ذکر

جمیل کو حرز جاں بنانا ہی ہوگا۔ ان کی حیات طیبہ کو مشعل راہ اور نمونۂ حیات بنانا ہی ہوگا۔ ان کے ارشادات وفرمودات کی روشنی میں زندگی بسر کرنی ہی ہوگی ان کے اوصاف جمیلہ وفضائل کریمہ کا ہر موڑ پر تذکرہ کرنا ہی ہوگا۔ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ "لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة" کی عملی تفسیر بنانی ہی ہوگی۔ آیئے پلٹ کر عہد ماضی کے اوراق گم گشتہ کا جائزہ لیں۔ تو سیدنا ابوالبشر حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر سیدنا حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاے کرام ورسولان عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مبارک جماعت کی تشریف آوری ہوئی۔ سبھوں نے ان کی بعثت مبارکہ کا مژدہ سنایا اور اپنی اپنی قوموں میں ان کی عظمت شان کا خطبہ پڑھا۔ اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے خلفاے راشدین، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، سلف صالحین، اولیاے کاملین اور بزرگان دین نے بھی ان کی سیرت مقدسہ کو اپنے لیے نمونۂ حیات بنا کر سربلندی وسرفرازی حاصل کی۔

انھیں علما، صلحا، محدثین، مفسرین، مصنفین، شعراے معتمدین کی پاکیزہ ونفیس روشن کو لائحۂ عمل بناتے ہوئے فن خطابت کے نامور خطیب، درسگاہ علم فن کے کہنہ مشق مدرس، اہتمام وانصرام کی دنیا کے تجربہ کار ناظم، شعر وسخن کے حوالے سے قادر الکلام، فی البدیہہ شاعر پیر طریقت حضرت علامہ مولانا تبارک الحسن نوری تیغی اشرفی دامت برکاتہم العالیہ نے بھی بارگاہ محبوب کبریا

علیہ التحیۃ و الثنا میں گلہائے عقیدت پیش فرما کر دارین کی نعمتوں سے بہرور ہونے کی حتی الوسع سعی بلیغ کی ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے اس نتیجۂ فکر کو مقبول خاص وعام بنائے۔ اس سے قبل بھی ان کا ایک مجموعۂ کلام "نغماتِ فردوس" الحمدللہ مقبولیت کی سند پا چکا ہے۔حمد اور نعت ومنقبت پر مشتمل" بہار فردوس" ان کا دوسرا مجموعۂ کلام ہے انشاء اللہ یہ مجموعہ بھی "نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول" کا مصداق ہوگا۔

ان کی دلی تمنا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اشعار بارگاہ رسول ﷺ میں نذر ہو جائیں، جو ان کی نجات کا ضامن بن جائے۔جس کا نمونہ آپ کے پیش نگاہ ہے۔

اپنی عدیم الفرصتی اور کم مائگی کے باوجود میں نے اس مجموعۂ کلام کا مطالعہ کیا اور ضروری حذف وترمیم کر دیا پھر بھی بتقاضاے بشریت ممکن ہے کہ کچھ فروگذاشت ہوگئی ہو۔اللہ جل مجدہٗ سے معافی کا خواستگار ہوں۔

خداے قدیر کی بارگاہ بے نیاز میں عرض گذار ہوں کہ مولیٰ عزوجل اس مجموعۂ کلام کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے۔اور شاعر موصوف حضرت مولانا تبارک الحسن تبارکؔ نوری تیغی اشرفی کے لئے ذریعہ مغفرت وتوشۂ آخرت بنائے۔آمین بجاہ حبیبہ المرسلین ﷺ

طالب عفو وکرم

فرحتؔ صابری رضوی غفرلہٗ القوی

موبائل ۹۱۹۹۰۹۲۷۸۶

تاثر گرامی

شاعر اسلام حضرت افضل مظفرپوری صاحب

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

الحمدللہ! کائنات خداوندی میں ہر چہار جانب ذرے ذرے سے حمد خدا اور نعمت رسول کی صدائے دلنواز آرہی ہیں اور انشاء اللہ تا قیامت آتی رہیں گی۔

ماشاءاللہ! "بہار فردوس" پیر طریقت خطیب اہلسنت حضرت مولانا محمد تبارک الحسن تیغی قادری چتر ویدی مدظلہ العالی کی فکری صلاحیتوں اور عشق رسول کی حقیقتوں سے مزین ومرصع نعتیہ شاعری کا انمول گلدستہ ہے۔سچا شاعر وہی ہوتا ہے جو سچا عاشق رسول ہوتا ہے۔نعت رسول وہی لکھتا ہے جس کے سر پر فضل الٰہی کا سایہ جلوہ فگن ہوتا ہے۔ہمارے زمانے کے نعت گو شعرا پہ عاشق صادق حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احسان اور مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی نعتوں کا فیضان ہے۔

مومن کامل وہی ہے جس کے دل میں اپنے اہل وعیال، ماں باپ یہاں تک کہ اپنی جان سے بھی زیادہ سرکار کی محبت ہو، سرکار کی تعریف خدا کی تعریف ہے محبوب کی تعریف سے محب خوش ہوتا ہے اور محبوب کا محبوب

محبوب ہوتا ہے۔گویا جو مداح رسول ہے وہ خدا کو محبوب ہے۔حمد خدا اور نعت رسول کی شاعری مبارک شاعری ہے۔کسی نے نواب کے قصیدے لکھے کسی نے بادشاہ وقت کی تعریف وتوصیف لکھی مگر جو عاشقِ رسول ہوتا ہے اس کی شاعری رضاے الٰہی اور رضاے محبوب کے لیے ہوتی ہے۔

آج دینی جلسوں اور کانفرنسوں کا ایک سلسلہ دراز ہے۔مولانا تبارک الحسن صاحب ایک اچھے خطیب اور عمدہ ادیب ہیں۔ان کی خطابت اور نعتیہ کلام سے ایک زمانہ مستفیض ومستنیر نظر آتا ہے۔انہیں کئی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔اردو، ہندی، پوربی، انگریزی، سنسکرت، عربی، فارسی، غرض کہ ایک اچھے چترویدی ہیں، اپنے دلکش انداز بیان اور مترنم آواز سے محفلوں میں ایک نئی جان پیدا کر دیتے ہیں۔انداز بیان نہایت ہی سنجیدہ، جملے صاف ستھرے، الفاظ سہل اور سادگی بھری شعری تخلیقات، خصوصاً نعت خواں اور نئے شعرا کے لیے ان کی نعتیہ شاعری مشعل راہ ہوگی۔

آج کچھ خطبا ایسی ایسی تقریریں اور حکایات وواقعات بیان کرتے ہیں جن کا صحیح کتابوں سے کچھ تعلق نہیں ہوتا۔نعت خواں ایسے ایسے اشعار پڑھتے ہیں جن کے معانی ومفاہیم سمجھ سے باہر ہوتا ہے۔آج جلسوں کی اہمیت سنجیدہ ذہن کے لوگوں میں کم ہوگئی ہے۔وجہ یہ ہے کہ نہ مستند خطیب بلائے جاتے ہیں نہ مؤدب اور ذمہ دار شاعر کو مدعو کیا جاتا ہے۔سرپرست وصدر اور ناظم وقائد ایسے لوگوں کو بنایا جاتا ہے جو اس کے لائق نہیں ہوتے۔غیر ذمہ دارانہ گفتگو، غیر معیاری

اشعار اور ناشائستہ جملے گستاخانہ انداز میں پڑھا جاتا ہے اور سنا جاتا ہے۔

گذارش ہے کہ ممبر ذکر رسول ﷺ کا احترام کریں اور عالمانہ رعب و دبدبہ اور عاشقانہ انداز بیان اور تقریر اثر انداز ہو تا کہ قوم وملت کو دینی پیغامات حاصل ہو سکے۔مولانا موصوف کے اشعار معیاری ہوتے ہیں اور انداز بیان شریعت وطریقت کے دائرے میں ہوتا ہے۔

ان کے دل میں عشق رسول کی ایک شمع روشن ہے، جس سے محفل عشق رسول ﷺ میں چمک دمک نظر آتی ہے اور بزم شعر وادب جگمگاتی نظر آتی ہے۔ان کے اشعار کو پڑھنے کے بعد عشق رسول ﷺ کی لذت اور ایمان کی حرارت محسوس ہوتی ہے۔

استاذ زمن حضرت حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ، مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ اور تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں دامت برکاتہم العالیہ ازہری میاں کی نعتیں افق شعر وادب پر تابندہ اور درخشندہ ہیں، خدا کرے ان کی شاعری میں بھی ان بزرگوں کا نور چمکے دمکے۔ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ حق وصداقت کا پیغام حتی المقدور دنیا میں پہنچائے اور کوئی بھی کار خیر نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ کرے۔بزرگوں کی منقبت بھی عقیدت کو جلا بخشتی ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ "بہار فردوس" کو ان کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین۔

محمد عبدالجبار افضلؔ مظفرپوری

رضا منزل، باڑا سپاہ پور، مظفرپور

حمد باری تعالیٰ

تو ہی ہے خالق و مالک جو تو چاہے وہ بہتر ہے
نہ کوئی تیرے جیسا مہرباں نہ بندہ پرور ہے
زمین و آسماں دشت و جبل ہے جس کی قدرت میں
اسی کا جلوۂ عالی نہاں ہر شئی کے اندر ہے
کیا فرعون نے دعویٰ خدائی کا زمانے میں
بتاؤ اب کہاں اس کی حکومت فوج و لشکر ہے
نشاں باقی نہیں دارا، سکندر اور ہلاکو کا
زمیں میں دھنس گیا آخر وہ جو ظالم ستمگر ہے
تیری تعریف کیا بندے سے ہوائے قادرِ مطلق!
تو ہی ہے خالق و رازق تو ہی اللہ اکبر ہے
تیرے فضل و کرم پر منحصر ہے زندگی سب کی
تبارکؔ بے نوا بندہ ہے عاجز اور احقر ہے

☆☆☆

کتنا اچھا ہے

تمہاری گود میں ماہ منور کتنا اچھا ہے
جناب آمنہ تیرا مقدر کتنا اچھا ہے
زیارت گنبد خضریٰ کی وہ کرتا ہے ہر لمحہ
دیار شاہ طیبہ کا کبوتر کتنا اچھا ہے
شب ہجرت علی کو جس پہ آقا نے کہا سوجا
علی بولے نبوت والا بستر کتنا اچھا ہے
سجایا مانگ کو جو فاطمہ نے اپنے سجدوں سے
ملائک بولے یہ نورانی زیور کتنا اچھا ہے
جدھر انگلی تیری جاتی ادھر ہی چاند جھک جاتا
کھلونا چاند کا تیرا فلک پر کتنا اچھا ہے
جہاں صبح و مسا اللہ کی رحمت برستی ہے
جمال گنبد خضریٰ کا منظر کتنا اچھا ہے
تبارکؔ ہوگئی سیراب روح دو جہاں پل میں
نبی کی سیرت اطہر کا ساگر کتنا اچھا ہے

حسن خیال

جہان فکر کو حیرت میں ڈال دیتا ہے
علی کے واسطے سورج نکال دیتا ہے
صحابہ ہوتے پریشان صبح صادق میں
اذاں نبی کا نہ جب تک بلال دیتا ہے
خدا کی راہ میں جاں اپنی مسکرا کر کے
جناب فاطمہ زہرا کا لال دیتا ہے
ہو ماں کا پیارا اگر ساتھ تو خدا اس کی
ہر ایک آفت و کلفت کو ٹال دیتا ہے
بلاتا ہے وہ کہاں ہر کسی کو طیبہ میں
کسی کسی کو یہ فضل و کمال دیتا ہے
نبی کسی کی طرح بھلا کب ہیں دنیا میں
وہ بدنصیب ہے جو یہ مثال دیتا ہے
نبی کی نعت تبارکؔ رقم وہ کرتے ہیں
میرا خدا جسے حسن خیال دیتا ہے

پھیرا نبی کے در کا لگانے لگی ہوا

شہرِ نبی سے ہو کے جو آنے لگی ہوا
دل کے چمن کا پھول کھلانے لگی ہوا
پھیرا نبی کے در کا لگانے لگی ہوا
تو رحمت کی بارشوں میں نہانے لگی ہوا
ذکرِ نبی کی محفل سجائی گئی جہاں
تو رحمت وہاں خدا کی لٹانے لگی ہوا
ارضِ حرم پہ جب ہوئی آمد حضور کی
تو نغمۂ خوشی کے جھوم کے گانے لگی ہوا
عشقِ نبی کی شمع منور ہوئی ہے جب
تو شرم و حیا سے پلکیں جھکانے لگی ہوا
پڑھ کر درودِ پاک تبارک جو سو گئے
تو خلد بریں کی سیر کرانے لگی ہوا

آب وہوا

بیمار طبیعت ہے دوا مانگ رہی ہے
گیسوئے پیمبر کی ہوا مانگ رہی ہے
مدفن ہو میسر مجھے طیبہ کی زمیں پر
یہ روح مدینے میں قضا مانگ رہی ہے
بیمار غم عشق نبی ہے میری ہستی
یہ جان مسیحا سے شفا مانگ رہی ہے
لگتی ہی نہیں باغ جہاں میں یہ طبیعت
طیبہ کی فقط آب و ہوا مانگ رہی ہے
مُعطی ہے خدا قاسم نعمت ہیں شہ دیں
دنیا درسرور سے عطا مانگ رہی ہے
بے نور ہے یہ چاندنی کیا چمکے فلک پر
ان کے رخ انور کی ضیا مانگ رہی ہے
مقبول یہ اشعار ہوں دربار نبی میں
یہ فکر تبارکؔ بھی دعا مانگ رہی ہے

بازار مصر میں کبھی سودا نہیں ہوتا

جو دل رسولِ پاک پہ شیدا نہیں ہوتا
وہ خلد میں جائے کبھی ایسا نہیں ہوتا
ملتے نہ زلیخا کو کبھی حضرت یوسف
پیدا جہاں میں گر شہِ طیبہ نہیں ہوتا
دینِ رسولِ پاک کا پھر حال کیا ہوتا
کربل میں جب حسین ہمارا نہیں ہوتا
خیرات ہے جمالِ محمد کا یقیناً
ورنہ جہاں میں حسن کا جلوہ نہیں ہوتا
صحن حرم سے بُت کبھی باہر نہیں ہوتا
جو نور شہِ دیں کا اُجالا نہیں ہوتا
آمد نہ ہوتی شہ کی تو یوسف کا تبارکؔ
بازارِ مصر میں کبھی سودا نہیں ہوتا

☆☆☆

جنت کی آرزو

بھینی بھینی ہوا مدینے کی
نوری نوری فضا مدینے کی
سب نے جنت کی آرزو کی ہے
میں نے مانگی دعا مدینے کی
حاجیو! آنکھیں باوضو کر کے
تم گلی دیکھنا مدینے کی
میں ہوں مجرم تو میری قسمت میں
لکھ دے مولیٰ سزا مدینے کی
جیتے جی دیکھ لوں کبھی چل کر
دلکشی اے شہا مدینے کی
ہے فقط آرزو یہی دل میں
ہو میسر قضا مدینے کی
لکھ دے تقدیر میں تبارکؔ کی
نوکری اے خدا مدینے کی

لاجواب ہے

بات لاجواب ہے زبان لاجواب ہے
شاہ کائنات کا بیان لاجواب ہے
گونجتی ہیں آج بھی اذانیں کائنات میں
ہاں مگر بلال کی آذان لاجواب ہے
گھر کے مین گیٹ پر جس نے لکھا یا علی
اس مکیں کا دیکھئے مکان لاجواب ہے
یوں تو آنے والے آئے لاکھوں انبیا مگر
مصطفیٰ کی امتیازی شان لاجواب ہے
جس کی لاش غسل دینے لے گئے ملائکہ
با خدا وہ جنتی جوان لا جواب ہے
جس نے اپنے خون سے سینچا ہے دین پاک کو
فاطمہ کا لال عالی شان لا جواب ہے
جو بھی نعت پاک پڑھتا ہے تبارک الحسنؔ
وہ نصیب والا نعت خوان لاجواب ہے

اُن کی آمد کا زمانہ آ گیا

اُن کی آمد کا زمانہ آ گیا
نور کا موسم سہانہ آ گیا
ہوگیا شاداب عالم کا چمن
پھول کو بھی مسکرانا آ گیا
چاند جب نکلا ربیع النور کا
وجد میں سارا زمانہ آ گیا
اے حلیمہ! آج تیری گود میں
دونوں عالم کا خزانہ آ گیا
جب ہوئی جلوہ گری سرکار کی
لب پہ خوشیوں کا ترانہ آ گیا
نعت احمد جب تبارکؔ نے پڑھا
کیف و مستی میں دیوانہ آ گیا

☆☆☆

پھول باغوں میں کھلنے لگے ہیں

آ گیا ہے بہاروں کا موسم، پھول باغوں میں کھلنے لگے ہیں
آمنہ بی کے آنگن میں دیکھو، چاند تارے اُترنے لگے ہیں
شمع نور جلنے لگی ہے، گردنِ کفر جھکنے لگی ہے
دونوں عالم کا سویا مقدر، آج پل میں بدلنے لگے ہیں
بعد مدت ہے چمکا نصیبہ، گود میں لے کے بولیں حلیمہ
ذرے ذرے میری جھوپڑی کے صدقے آقا چمکنے لگے ہیں
آمدِ نور کی یہ گھڑی ہے، قصرِ انسان میں روشنی ہے
آسماں سے اِس خاکِ دنیٰ پر نور و رحمت برسنے لگے ہیں
چاروں جانب ہے پھیلا اُجالا، آمدِ مصطفیٰ کا ہے صدقہ
گلشنِ دل میں گلاب جو ہی دھیرے دھیرے مہکنے لگے ہیں
چارسو جو یہ عزت ملی ہے، اے تبارکؔ یہ فیض نبی ہے
تیرے خامہ سے نعتِ نبی کے یہ جو مصرعے نکلنے لگے ہیں

☆☆☆

نبی آ رہے ہیں نبی آ رہے ہیں

دلوں سے عداوت کی آتش بجھانے نبی آ رہے ہیں نبی آ رہے ہیں
جہاں میں چراغ محبت جلانے نبی آ رہے ہیں نبی آ رہے ہیں
حرم کی جبیں اب جھکی جا رہی ہے مسرت میں ڈوبی گھڑی آ رہی ہے
بتوں سے حرم کو مقدس بنانے نبی آ رہے ہیں نبی آ رہے ہیں
زمانے کی حالت بدلنے لگی ہے غریبوں کی قسمت سنورنے لگی ہے
جہاں کو شراب محبت پلانے نبی آ رہے ہیں نبی آ رہے ہیں
یہ سچ ہے ابھا گن سہاگن بنے گی زمیں میں نہ اب کوئی بیٹی دبے گی
خلوص و محبت کا دریا بہانے نبی آ رہے ہیں نبی آ رہے ہیں
میسر ہمیں ہوگا دیدار سرور کہا تھا یہ شیروں نے جنگل میں مل کر
حلیمہ کی بکری کو ہم سے چھڑانے نبی آ رہے ہیں نبی آ رہے ہیں
مقدر پہ ہرنی بھی اترا رہی ہے خوشی سے مچل کر کہے جا رہی ہے
شکاری سے مجھ کو رہائی دلانے نبی آ رہے ہیں نبی آ رہے ہیں
شہ دیں کی آمد پہ خوشیاں مناؤ تبارکؔ گھروں کو تم اپنے سجاؤ
غلاموں کا سویا مقدر جگانے نبی آ رہے ہیں نبی آ رہے ہیں

نور کا ساون

روز دوشنبہ صبح سویرے من کا کنول کھل جائے، میرے سرکار آئے
ڈال پہ بیٹھی کالی کویلیا گیت خوشی کے گائے، میرے سرکار آئے
نور نبی سے روشن بھلے آمنہ بی کا آنگن، نور کا برسا ساون
کھل گئی چمپا جوہی چمیلی باغوں میں مسکائے، میرے سرکار آئے
دور ہوئی ظلمت کی بدلی پھیلا جہاں میں اجالا، آیا رحمت والا
عبداللہ کے گھر سے جہاں میں نور کا بادل چھائے، میرے سرکار آئے
جگمگ چمکے ٹوٹی جھوپڑیا نور نبی کے صدقے، روئے تو موتی برسے
دائی حلیمہ جھومے خوشی میں قسمت پر اترائے، میرے سرکار آئے
نور کے بادل سے برسیلا رم جھم رم جھم رحمت، دیکھو نبی کی عظمت
جب جب میرے شاہ مدینہ گیسو کو لہرائے، میرے سرکار آئے
میں نے پوچھا چندا تو نے روپ کہاں سے پایا، تو اس نے سمجھایا
یہ صدقہ ہے اس کا جو قرآن مقدس لائے ، میرے سرکار آئے
وجد میں آئے سنی رضوی اشرفی اور برکاتی، جب بھی تبارکؔ تیغی
بزم نبی میں نعت نبی کا نغمہ جھوم کے گائے، میرے سرکار آئے

میرے سرکار آئے ہیں

گھڑی خوشیوں کی آئی ہے میرے سرکار آئے ہیں
جہاں کو جگمگانے سیدِ ابرار آئے ہیں

شب معراج رب نے حور و غلماں سے یہ فرمایا
ذرا حور و سنور جاؤ میرے دلدار آئے ہیں

حلیمہ سعدیہ بولی میرا گھر رشک جنت ہے
میرے آنگن میں جب سے احمدِ مختار آئے ہیں

یقیناً کفر کی بندش کو جڑ سے کاٹنے آقا
لئے ہاتھوں میں اپنے خلق کی تلوار آئے ہیں

کرم کی اک نظر کونین کے غمخوار کر دیجیے
پسارے جھولیاں در پہ ترے نادار آئے ہیں

جو تیرے چاہنے والے ہیں دنیا میں عقیدت سے
ہزاروں آرزوں لے کر تیرے دربار آئے ہیں

تبارکؔ بھی شہ طیبہ کی محفل میں محبت سے
لئے ہونٹوں پہ اپنے نعتیہ اشعار آئے ہیں

بیٹی کی عظمت

ظلم کے ہاتھ سے بیٹی کو بچانے والے
بن کے رحمت میرے سرکار ہیں آنے والے

بیٹی رحمت ہے اسے زندہ دفن مت کرنا
میرے آقا ہیں یہ پیغام سنانے والے

ماں کی عظمت کے لیے دیکھیے نوری چادر
شاہِ طیبہ ہیں محبت سے بچھانے والے

آج کی بیٹیاں کل مائیں بنیں گی بے شک
ہوش میں آ ذرا بیٹی کو ستانے والے

فاطمہ زہرا کی سیرت پہ عمل کر پہلے
اپنے ہو جائیں گے پھر ظلم کے ڈھانے والے

کیوں نہ ہو اس کا زمانے میں مقدر اعلیٰ
جو ہے حق بیٹی کو دنیا میں دلانے والے

بیٹیاں لاتی ہیں رحمت یہ تبارکؔ سنئے
رب کے محبوب ہیں یہ بات بتانے والے

حقدار شفاعت

جو بھی نبی کے عشق میں بیمار ہوگیا
وہ آدمی بہشت کا حقدار ہو گیا

مولا علیؑ کا نام جب آیا زبان پر
طوفان غم سے بیڑا میرا پار ہوگیا

قیمت نہ میری کوئی جہاں میں لگا سکا
جب سے یہ بندہ آپ کا سرکار ہو گیا

وہ ہوگیا نبی کی شفاعت کا مستحق
جو خوش نصیب حاضر دربار ہوگیا

نعت رسول پاک کے صدقے میں دیکھیے
سویا ہوا نصیب تھا بیدار ہوگیا

چرچا اسی کا ہوگیا دونوں جہان میں
جو بھی غلام احمد مختار ہوگیا

وہ شخص کامیاب تبارکؔ ہے بالیقیں
جس کو میرے رسول کا دیدا ہوگیا

گنبد خضریٰ

دل ہے نبی کی یاد کا سودا لیے ہوئے
یعنی جمال گنبد خضریٰ لیے ہوئے

دنیا کا حسن کیسے اب بھائے نگاہ میں
آنکھیں ہیں میری حسن مدینہ لیے ہوئے

فوج یزید کانپ گئی رن میں وہ جب گئے
تیغ علی نبی کا نواسہ لیے ہوئے

مشکل نہ پاس آئے گی گھر سے چلے گا جو
ماں کی دعائیں ساتھ میں بیٹا لئے ہوئے

یوسف کا حسن دیکھ کر انگلی کٹی مگر
عشاق مصطفیٰ ہیں کلیجہ لیے ہوئے

محشر میں شان دیکھنا آئیں گے مصطفیٰ
بخشش کا اپنے ماتھے پہ سہرا لئے ہوئے

شہرِ شہِ امم میں تبارکؔ بھی جائے گا
لب پہ نبی کی نعت کا نغمہ لیے ہوئے

میرا پیکر مہکتا ہے

دہن میرا زباں میری میرا پیکر مہکتا ہے
نبی کی نعت کی خوشبو سے میرا گھر مہکتا ہے

پسینہ میرے آقا کا لگایا تھا جو دلہن نے
بدن سے اس کی نسل پاک کے عنبر مہکتا ہے

یہ لگتا ہے کہ آئی باغ جنت کی حسیں خوشبو
کبھی جب ماں کا آنچل میرے بھی سر پر مہکتا ہے

مقدس معجزہ یہ ہر جگہ موجود ہے لوگو!
نبی کا پاؤں جس نے چوما وہ پتھر مہکتا ہے

میرے سرکار جس بستر پر جلوہ بار ہو جائیں
حقیقت ہے یہی ہر وقت وہ بستر مہکتا ہے

حلیمہ سعدیہ یہ بولی نبی کو گود میں لے کر
تیری آمد سے بام و در ہی کیا چھپّر مہکتا ہے

نبی کی نعت میں جب بھی تبارکؔ لکھنے لگتا ہوں
قلم کے ساتھ میرے فکر کا تیور مہکتا ہے

چادر رحمت

کبھی جب حج کا پاکیزہ مہینہ یاد آتا ہے
تڑپ جاتا ہے دل شہر مدینہ یاد آتا ہے

کوئی جب تذکرہ کرتا کبھی ہے مشک و عنبر کا
نبی کے جسم اطہر کا پسینہ یاد آتا ہے

بچھا دیتے ہیں وہ رحمت کی چادر غیر کی خاطر
مجھے دربار احمد کا قرینہ یاد آتا ہے

جہاں سے باادب حور و ملائک آتے جاتے ہیں
مجھے وہ خلد کا انمول زینہ یاد آتا ہے

جنھوں نے سر کٹا کر دین حق کی آبرو رکھ لی
انھیں اصحاب کا مرنا و جینا یاد آتا ہے

ہوئے جس ماہ میں پیدا مکین گنبد خضریٰ
وہی پر نور رحمت کا مہینہ یاد آتا ہے

غلامانِ نبی سرشار ہیں جس جام الفت سے
تبارکؔ اس مئے الفت کا پینا یاد آتا ہے

عشق نبی

جس کا میرے نبی سے سِٹل مِنٹ ہو گیا
باغ بہشت اس کا رِسٹورنٹ ہوگیا

جنت اسے آغوش میں لینے کو ہے حاضر
دل سے نبی کا جو کوئی سَروِنٹ ہوگیا

کیوں نیٹ ورک اس کے موبائل کا فیل ہو
طیبہ کے جو بھی سیم سے کونٹکٹ ہوگیا

رحمت کھڑی ہے اس کو ہی لینے کے واسطے
خوش بخت جو اسلامی اِسٹوڈنٹ ہو گیا

رحمت کی بارشوں میں نہائے گا وہ بشر
بزم نبی میں جو کوئی پَرزِنٹ ہو گیا

بکواس جس نے بھی کیا شان رسول میں
اس بدنصیب کا ہی اِکسیڈِنٹ ہوگیا

آنکھوں سے اشک جس کے تبارکؔ نکل گیا
اس کا بلاوا طیبہ سے اَرجنٹ ہو گیا

شامیانۂ رحمت

آج نور میں ڈوبا یہ غریب خانہ ہے
گھر میرے شہ دیں کا ذکر عاشقانہ ہے

لوگ جس جگہ ڈھل کر عشق میں نکلتے ہیں
سر زمین طیبہ پر ایسا کارخانہ ہے

گرمئ قیامت کا ڈر نہیں ہمیں لوگو!
مصطفےٰ کی رحمت کا سر پہ شامیانہ ہے

ہوگیا نبی کا جو ہوگیا خدا کا وہ
آج اس کی ٹھوکر میں دیکھئے زمانہ ہے

جائے گا جو دنیا سے پڑھتے کلمۂ طیب
باغ خلد میں اس کا دائمی ٹھکانہ ہے

جس جگہ فرشتوں کا ہے لگا ہوا میلہ
سرور دوعالم کا ایسا آستانہ ہے

جاؤں گا تبارکؔ میں ان کے ساتھ جنت میں
جن کی ذات سے میرا عشق و الہانہ ہے

اَتی سندر ہے

ہر جگت کا وہ دَیاوان اَتی سندر ہے
آمنہ بی کا وہ سنتان اَتی سندر ہے
ہے جہاں بھیڑ فرشتوں کی رات دن یارو!
روضۂ حامل قرآن اَتی سندر ہے
خون سے سینچا ہے اسلام کا چمن جس نے
ابن زہرا کا بلیدان اَتی سندر ہے
خواجۂ ہند کا فیضان ہے اس بھارت پر
ہم غریبوں کا نگہبان اَتی سندر ہے
جس کو اللہ نے جنت کا بنایا مالک
وہ میرا حاکم و سلطان اَتی سندر ہے
چاندسورج سے کہیں زیادہ ہے چمک جس کی
ماہ طیبہ کا وہ دندان اَتی سندر ہے
جس کے چہرے پہ تبارکؔ ہے مقدس داڑھی
دونوں عالم میں وہ انسان اَتی سندر ہے

بہارِ خلد

شہ کونین کی عظمت پہ جو قربان ہو جائے
وہ بند ہ جنت الفردوس کا مہمان ہو جائے
جناب فاطمہ زہرا کی سیرت جو بھی اپنا لے
میرا دعویٰ ہے وہ خاتون عالی شان ہو جائے
اسی کے سر پہ ہوگا تاج عظمت کا قیامت میں
جہاں میں جس کا بیٹا حافظ قرآن ہو جائے
کھلے گا پھول امن و شانتی کا باغ عالم میں
اگر نا فذ میرے اسلام کا فرمان ہو جائے
چلے خواجہ کی جو فکر وعمل کی چاندنی لےکر
تو پھر سونے کی چڑیا آج ہندوستان ہو جائے
قدم جس صحرا میں رکھ دے غلام سید عالم
میرا ایمان ہے وہ صحرا چمنستان ہو جائے
نبی کے عشق میں ڈھل کر لکھے جو نعت کا مصرع
تبارکؔ وہ غلامِ حضرت حسان ہو جائے

میری امی جان

تجھ پہ ہو رحمت رحمان میری امی جان
تو بنے خلد کی مہمان میری امی جان
تیری تربت پہ ہو انوار کی بارش ہر دم
ہے میرے دل کا یہ ارمان میری امی جان
ہے دعا رب سے یہ میری بہشتی پھولوں کا
تیری مرقد بنے گلدان میری امی جان
اہل خانہ ہوئے مغموم تیرے جانے سے
ہو گیا گھر میرا سنسان میری امی جان
الفت شاہ زمن نسبت پیرومرشد
تیری بخشش کا ہو سامان میری امی جان
تیرے قدموں میں ہی رکھی ہے بس میری جنت
مصطفیٰ کا ہے یہ فرمان میری امی جان
یہ تبارکؔ کی دعا ہے کہ تجھے محشر میں
بخش دے خالق ذیشان میری امی جان

حضور سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جو بھی شیدائے غوث وعلی ہو گئے
وہ خدا کی قسم جنتی ہو گئے
جب نگاہ کرم پڑ گئی غوث کی
چور بھی وقت کے ایک ولی ہو گئے
جو بھی منگتا گئے ان کے دربار میں
ان کا فیضان پا کر دھنی ہو گئے
نسبت شاہ بغداد جس کو ملی
وہ جہاں کے لئے روشنی ہو گئے
غوث اعظم شہنشاہِ بغداد ہیں
ان کی نسبت سے ہم قادری ہو گئے
حشر میں ان کے صدقے ملی عافیت
ان کے جھنڈے تلے ہم سبھی ہو گئے
ان کا دامن تبارکؔ مجھے مل گیا
خوش نصیبی ہے ہم قیمتی ہو گئے

حضور سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

مل جائے گا چین و قرار، پکار لے تو یا خواجہ
ہو جائے گا بیڑا پار ، پکار لے تو یا خواجہ
روضہ پہ جب بلوائیں گے ان کو فریاد سنائیں گے
پھولوں کی چادر خواجہ کی تربت پر لے کر جائیں گے
ہو جائے گا خود دیدار، پکار لے تو یا خواجہ
جس دن وہ کرم فرمائیں گے، اجمیر نگر ہم جائیں گے
فیضان و کرم کی بارش میں ہم جا کر خوب نہائیں گے
خواجہ ہیں بڑے دلدار، پکار لے تو یا خواجہ
جے پال فلک پہ اڑنے لگا، جادو پہ اپنی اکڑنے لگا
اک پل میں نشہ سب ٹوٹ گیا، خواجہ کا کھڑاون پڑنے لگا
قدموں میں گرا لاچار، پکار لے تو یا خواجہ
موسم کتنا البیلا ہے، یہ کیسا تبارکؔ ریلا ہے
اجمیر نگر ہے خوب سجا، عرس خواجہ کا میلا ہے
سب جانے کو ہے تیار، پکار لے تو یا خواجہ

فاطمہ کا شہزادہ رضی اللہ عنہ

دین حق بچایا ہے فاطمہ کا شہزادہ
گھر کا گھر لٹایا ہے فاطمہ کا شہزادہ
نانا جان سے وعدہ جو کیا تھا بچپن میں
باخدا نبھایا ہے فاطمہ کا شہزادہ
کربلا کے میداں میں گلشن محمد کو
خون سے سجایا ہے فاطمہ کا شہزادہ
سر چڑھا ہے نیزے پر لب پہ آیتِ قرآں
اس طرح سنایا ہے فاطمہ کا شہزادہ
دین کی حفاظت کا جذبۂ وفا لے کر
تیغ حق اٹھایا ہے فاطمہ کا شہزادہ
ہل گئی زمیں ساری جوش حق میں اک نعرہ
جس گھڑی لگایا ہے فاطمہ کا شہزادہ
بالیقیں تبارکؔ وہ دے کے زندگی اپنی
راہ حق دکھایا ہے فاطمہ کا شہزادہ

تاجدارِ کربلا رضی اللہ عنہ

تڑپ رہی ہے زمیں آسمان روتا ہے
غم حسین میں سارا جہان روتا ہے
چلے تھے چھوڑ کر جس گھر کو کربلا والے
سسک سسک کے وہ اب تک مکان روتا ہے
کوئی سناتا ہے جب داستان کرب و بلا
حسینی گاؤں کا ہر نوجوان روتا ہے
یزیدیوں کا نہیں اب نشاں زمانے میں
حسین تجھ پہ ہر ایک خاندان روتا ہے
وقار خون شہیداں کا ہے اثر اب تک
چمن کا پھول نہیں گلستان روتا ہے
الگ ہے ذکر شہیدان کربلا یارو!
کرو بیان تو طرز بیان روتا ہے
سنا ہے جس نے تبارکؔ یہ واقعہ دل سے
ہو سخت دل بھی مگر ایک آن روتا ہے

امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت
امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ

شہر یار علم و حکمت، سیدی احمد رضا
تا جدار اہلسنت، سیدی احمد رضا
جس نے پینسٹھ علم وفن میں اپنی چھوڑی یادگار
ہیں وہی تو اعلیٰ حضرت، سیدی احمد رضا
جس نے اپنے علم وفن سے کر دیا روشن جہاں
مخزن فضل و کرامت، سیدی احمد رضا
اہل باطل سے بچایا تم نے پوری قوم کو
پاسبان دین و ملت، سیدی احمد رضا
عاشق خیر الوریٰ ہیں نائب غوث الوریٰ
پیرو مرشد کی کرامت، سیدی احمد رضا
اہل سنت ناز کرتے ہیں تمہاری ذات پر
رب نے بخشی تجھ کو عظمت، سیدی احمد رضا
مسلک احمد رضا خاں اے تبارکؔ زندہ باد
اہل حق کی ہے علامت، سیدی احمد رضا

حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ دھام نگر (اڑیسہ)

صداقت ناز کرتی ہے شرافت، ناز کرتی ہے
مجاہد پر میری پوری جماعت، ناز کرتی ہے
خدا شاہد ہے جو سجدے کئے تو نے میرے مرشد
عبادت پر تیری شان عبادت، ناز کرتی ہے
تلاوت کرنے والا ناز کرتا ہے تلاوت پر
مگر تیری تلاوت پر تلاوت، ناز کرتی ہے
تیرے قدموں کی برکت سے مقدر ہو گیا اعلیٰ
اڑیسہ کی زمیں پہ رب کی رحمت، ناز کرتی ہے
کوئی لوٹا نہ خالی تیری چوکھٹ سے میرے آقا
تیری شان سخاوت پر سخاوت، ناز کرتی ہے
سجایا اس طرح چمن محبت کو اڑیسہ میں
تیری ذات مقدس پر محبت، ناز کرتی ہے
تبارکؔ منقبت خوانی کے صدقے ہر طرف دیکھو
تیری خوش قسمتی پہ شان و شہرت، ناز کرتی ہے

جلالۃ العلم ابوالفیض حضور حافظ ملت

علامہ شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ مبارک پور اعظم گڑھ (یوپی)

علم و حکمت کا منارا، سیدی عبدالعزیز
امجدی گھر کا سنوارا، سیدی عبدالعزیز
حافظ ملت کا نعرہ سنتے ہی اک دم ہوا
قصر نجدی پارہ پارہ، سیدی عبدالعزیز
اشرفیہ کو ہے سینچا خون دل سے آپ نے
ہے سبھی پہ آشکارا، سیدی عبدالعزیز
علم و فن کا وہ ستارا بن گیا آکر یہاں
جس نے بھی دامن پسارا، سیدی عبدالعزیز
اشرفیہ کا ہے جو بدخواہ بے شک رات دن
پھر رہا ہے مارا مارا، سیدی عبدالعزیز
گلشن علم و ادب تیرا بہت شاداب ہے
کر رہے ہیں سب نظارا، سیدی عبدالعزیز
اے تبارکؔ ہند کا ازہر جسے کہتے ہیں ہم
اس کو تم نے ہی نکھارا، سیدی عبدالعزیز

خدارا دے دو اب درشن مرے سرکار سرکا نہی

خدارا دے دو اب درشن مرے سرکار سرکا نہی
بیاکل میری ہے نینن مرے سرکار سرکا نہی
یہ دنیا چھوٹے تو چھوٹے مجھے منظور ہے لیکن
نہ چھوٹے آپ کا دامن مرے سرکار سرکا نہی
برستا ہے برستا ہی رہے گا ٹائر والوں پر
تمہارے فیض کا ساون مرے سرکار سرکا نہی
میری سانسوں کی ڈوری ٹوٹ جائے حشر تک لیکن
نہ ٹوٹے پیار کا بندھن مرے سرکار سرکا نہی
کبھی سپنے میں جو تشریف لے آتے چمک جاتا
ہمارے دل کا بھی درپن مرے سرکار سرکا نہی
تبارکؔ نسبتِ مرشد کے جلوؤں سے میرے دل کا
بہت پرنور ہے آنگن مرے سرکار سرکا نہی

حضور تیغ علی قادری علیہ الرحمہ مظفر پور (بہار)

ہے روشن آپ کی سیرت، شہ تیغ علی داتا
جگا دو میری بھی قسمت، شہ تیغ علی داتا
مظفر پور ویشالی میں جو ہے سنیت زندہ
کرم ہے آپ کا حضرت، شہ تیغ علی داتا
بہار خلد آکر جھومتی ہے تیری تربت پر
تیری پاکیزہ ہے نسبت، شہ تیغ علی داتا
تیری صورت رہے وقت قضا میری نگاہوں میں
یہ ہے دل کی میرے حسرت، شہ تیغ علی داتا
نہ ہوں کیوں اس کی قسمت کا ستارا عرش اعظم پر
جو رکھے آپ سے الفت، شہ تیغ علی داتا
میرے بھی دل کے آنگن میں بہار جانفزا آئے
مٹا دو قلب کی چاہت، شہ تیغ علی داتا
تبارکؔ بے نوا کی ہے تمنا موت سے پہلے
میں دیکھوں آپ کی صورت، شہ تیغ علی داتا

حضرت شاہ یوسف علی علیہ الرحمہ
سرکار چاند پور فتح، ویشالی، بہار

باغ بہشت کا حسیں گلزار دیکھئے
یوسف علی کا دوستو! دربار دیکھئے
گلزار تیغ علی کا گل تر جدھر گیا
صحرا کو بھی کرڈالا مشکبار دیکھئے
اس کو مٹا سکے یہ زمانے میں دم نہیں
یوسف علی ہیں جس کے طرفدار دیکھئے
حضرت قسیم شاہ کو اپنی حیات میں
گدی نشیں بنا گئے سرکار دیکھئے
نذرانۂ خلوص لئے ہم بھی آگئے
سرکار چاند پور بس اک بار دیکھئے
یوسف علی حضور کی نسبت جنھیں ملی
جنت کا ہوگیا ہے وہ حقدار دیکھئے
یوسف علی کی چشم عطا ہے کہ تبارکؔ
ہونٹوں پہ لے کے آگئے اشعار دیکھئے

حضور شیر بہار علیہ الرحمہ، مقصود پور اورائی، مظفر پور

قادریہ سلسلہ کی شان ہیں شیر بہار
پیر کامل منبع فیضان ہیں شیر بہار
ہے معطر جس چمن سے اک جہان اولیا
بس اسی گلشن کے اک ریحان ہیں شیر بہار
مصدر جود و سخا ہیں مخزن فضل و کمال
جنت الفردوس کے مہمان ہیں شیر بہار
ہم شبیہہ غوث اعظم کے خلیفہ آپ ہیں
آپ پر علمائے حق قربان ہیں شیر بہار
مفتئ اعظم کے صدقے ہو گئے وہ باکمال
اہلسنت کی حسیں پہچان ہیں شیر بہار
حضرت ارشد رضا و حضرت احسن رضا
آپ ہی کے لؤلؤ و مرجان ہیں شیرِ بہار
کیجیے اپنے تبارکؔ پر بھی اب لطف و کرم
آپ آقا ہم تہی دامان ہیں شیر بہار

صوفی جُناب شاہ قادری علیہ الرحمہ حسینی شریف

اعلیٰ تیرا مقام ہے، صوفی جُناب شاہ
پرنور تیرا نام ہے، صوفی جُناب شاہ
قسمت کا تاجدار ہے وہ سر بلند ہے
جو بھی تیرا غلام ہے، صوفی جُناب شاہ
پھیلا ہے کائنات میں جو تیغی سلسلہ
بے مثل تیرا کام ہے، صوفی جُناب شاہ
جو بھی قریب تجھ سے ہوا جگمگا گیا
بافیض تیرا جام ہے، صوفی جُناب شاہ
محروم کوئی مانگنے والا نہیں گیا
فیضان تیرا عام ہے، صوفی جُناب شاہ
تیغ علی کے فیض نے چمکا دیا تجھے
شہرت تیری دوام ہے، صوفی جُناب شاہ
جس نے سنا ہے دل سے تبارکؔ مچل گیا
ایسا تیرا کلام ہے، صوفی جُناب شاہ

سلام بہ بارگاہ رسول انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہر یارِ اِرم تاجدار حرم
نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا ق مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
ڈال دی قلب میں عظمت مصطفیٰ
سیدی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام
سیدی مرشدی مصطفیٰ خاں رضا
ان کی نورانی تربت پہ لاکھوں سلام
جس نے پیدا کئے کتنے لعل و گہر
حافظ دین وملت پہ لاکھوں سلام